مدیر کے نام

اعجاز علی ندیم ' لاہور

ماہنامہ ترجمان القرآن کی ''اشاعتِ خاص'' کا سرِورق دیکھا تو عجیب لگا کیونکہ معمول سے ہٹ کر تھا۔ مضامین کا مطالعہ کیا تو اندازہ ہوا کہ علم کے موتی ایک گلدستے کی صورت میں جمع ہوگئے ہیں' ان سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔ خلیل الرحمٰن چشتی نے ''تحریک احیاے دین کے قافلہ سالار'' میں کمال اندازِ بیاں سے تاریخ کے پس منظر کے ساتھ مولانا کی خدمات کا ذکر بہت جامع انداز میں پیش کیا ہے۔ ایک عام قاری کے لیے جو مولانا کی شخصیت کے بارے میں لاعلم ہو تصویر کا پورا رخ پیش کرتا ہے۔ یہ مضمون جہاں مولانا مودودیؒ کی علمی خدمات کا احاطہ کرتا ہے وہاں جماعت کی جدوجہد کو بھی تاریخی تناظر میں پیش کرتا ہے۔ ''یاد ہے مجھ کو ترا حرفِ بلند'' پڑھ کر اندازہ ہوا کہ مولانا بہت بڑے پائے کے قانون دان بھی تھے۔ ''مودودی نمبر'' سے ہمیں ایک صدی پر محیط مسلمانوں کی دینی' علمی و سیاسی خدمات اور احیاے اسلام کی جدوجہد سے آگہی ہوئی۔ مولاناؒ پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ انھوں نے اس صدی میں اسلام کی صحیح تصویر پیش کر کے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔

اعظم بیگ ' گجرات

''اشاعتِ خاص'' کے مضامین کو اعلیٰ معیار کا پایا' تاہم ڈاکٹر جاوید اقبال کے خیالات' تجزیے اور اجماع امت سے متعلق مشورے سے دل آزاری ہوئی۔ سرورق سے کئی سوالات ذہن میں اٹھے۔ ہزاروں سالوں پر محیط فکر مودودیؒ سے شخصیت پرستی کا سوال بھی ذہن میں اٹھا اگرچہ پروفیسر خورشید احمد کے بقول یہ ''احسان مندی اور محسن شناسی'' ہے۔

سید شاہد ہاشمی ' کراچی

''اشاعتِ خاص'' کے مطالعے سے قبل میں مولانا مودودیؒ کو بڑا آدمی سمجھتا تھا لیکن اسے پڑھ کر یقین ہوگیا کہ میں تو کچھ بھی نہیں سمجھتا تھا۔ سید صاحب تو اس سے کہیں زیادہ' بہت زیادہ بڑے انسان تھے۔ انھیں قریب سے دیکھنے والوں کی تحریریں بتا رہی ہیں کہ وہ ''عظمتِ کردار' وسعتِ ظرف' علوے ہمت' درویش مزاجی' اِتقا' توکل' تحمل' صداقت شعاری' ایثار' تدبر' دردمندی' ذہانت' فراست اور شگفتہ مزاجی'' جیسی عمدہ' مسنون اور اب ناپید ہوتی